87834 ـ خاوند میکے نہیں جانے دیتا

سوال

کیا اگر خاوند چاہے کہ بیوی میکے والوں کو نہ ملے تو اس سلسلہ میں خاوند کی اطاعت کرنی جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

بیوی کے لیے اپنے خاوند کے گھر سے سے خاوند کی اجازت سے باہر جانا جائز نہیں، چاہے وہ میکے والوں کو ہی ملنا چاہتی ہو تو بھی خاوند کی اجازت سے ہی جائیگی، اور خاوند کو بھی چاہیے کہ وہ بیوی کو اپنے میکے والوں سے ملنے کی اجازت دے تاکہ بیوی میکے اور خاندان والوں سے صلہ رحمی کر سکے.

لیکن اگر خاوند اسے میکے جانے اور ان سے ملنے سے روك دے تو بیوی کو اس میں خاوند کی اطاعت کرنا ہوگی، خاوند کو حق نہیں کہ وہ بیوی کو والدین سے سے ملنے یا ان سے بات چیت کرنے سے بھی منع کرے.

اس مسئلہ میں فقہاء کرام کا اختلاف ہے، لیکن راجح یہی ہے ہم جو اوپر کی سطور میں بیان کر چکے ہیں.

چنانچہ احناف اور مالکی حضرات کہتے ہیں کہ:

" خاوند اپنی بیوی کو اس کے والدین سے ملنے سے نہیں روك سکتا "

شافعی اور حنابلہ کہتے ہیں کہ خاوند کو روکنے کا حق حاصل ہے، اور اس میں بیوی کو اپنے خاوند کی اطاعت کرنا ہو گی، اس لیے وہ خاوند کی اجازت کے بغیر والدین کو بھی ملنے نہیں جا سکتی.

لیکن خاوند کو حق حاصل نہیں کہ وہ بیوی کو اس کے والدین سے ملنے یا ان سے بات چیت کرنے سے روکے، صرف اسی صورت میں روك سکتا ہے جب والدین کو ملنے میں کسی ضرر و نقصان کا خدشہ ہو تو اس ضرر کو دور کرنے کے لیے روکا جا سکتا ہے.

ابن نجیم حنفی کہتے ہیں:

" اگر عورت کے والدین بوڑھے ہوں مثلا وہ خدمت کے محتاج ہوں اور خاوند بیوی کو ان کی دیکھ بھال کرنے سے

روکتا ہو تو بیوی اس میں اپنے خاوند کی بات نہ مانے، چاہے والدین مسلمان ہوں یا کافر، فتح القدیر میں یہی لکھا ہے.

ہم نے جو بیان کیا ہے اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ بیوی کو اپنے والدین اور محرم اشخاص سے ملنے کے لیے جانے کا حق ہے، صحیح فتوی یہی ہے کہ عورت ہر جمعہ کو والدین سے ملنے جائے چاہے اجازت ملے یا نہ ملے، اور اقربا و رشتہ داروں کو سال بھر میں ایك بار ملنے جائے چاہے اجازت دے یا نہ دے " انتہی

دیکھیں: البحر الرائق (4 / 212).

اور التاج و الاکلیل علی متن خلیل مالکی فقہ کی کتاب میں درج ہے:

" العتبیۃ میں ہے: خاوند اپنی بیوی کو اس کے والدین یا بھائی کے گھر جانے سے نہیں روك سکتا، خاوند کے خلاف یہی فیصلہ کیا جائیگا، لیکن ابن حبیب اس کی مخالفت کرتے ہیں.

ابن رشد کہتے ہیں: یہ اختلاف تو اس نوجوان بیوی کے متعلق ہے جس سے امن ہو، لیکن زیادہ عمر کی عورت کے بارہ میں کوئی اختلاف نہیں، اس کے بارہ میں یہی فیصلہ کیا جائیگا کہ وہ اپنے والدین اور بھائی کو ملنے جائے، لیکن نوجوان لڑکی جس سے خطرہ ہو اور غیر مامونہ ہو اس کے لیے اجازت کے بغیر جانا جائز نہیں کا فیصلہ ہوگا " انتہی

دیکھیں: التاج و الاکلیل علی متن خلیل (5 / 549).

المتجالۃ: اس بوڑھی اور زائد عمر کی عورت کو کہتے ہیں جس کے بارہ میں مردوں کی چاہت نہ رہے "

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ (29 / 294).

شافعی فقھاء میں سے ابن حجر المکی کہتے ہیں:

" اگر عورت والد سے ملنے یاحمام جانے کے لیے مجبور ہو تو وہ خاوند کی اجازت سے باپرد ہو کر پوری حشمت کے ساتھ باہر جائیگی، اور چلنے میں بھی اپنی آنکھیں نیچی رکھےگی، دائیں بائیں نظریں نہیں دوڑائےگی، وگرنہ دوسری صورت میں وہ نافرمانی کہلائیگی " انتہی

دیکھیں: الزواجر عن اقتراف الکبائر (2 / 78).

اور شافی کتب " اسنی المطالب " میں درج ہے:

" خاوند كے ليے بيوى كو والدين كى عيادت اور ان كے جنازہ ميں شريك ہونے سے روكنے كا حق حاصل ہے، ليكن اولى اور بہتر يہى ہے كہ مت روكے " انتہى

ديكھيں: اسنى المطالب (3 / 239).

امام احمد رحمہ اللہ سے درج ذيل سوال كيا گيا:

ايك عورت كى والدہ بيمار ہے اور خاوند تيمار دارى كے ليے نہيں جانے ديتا تو كيا كرے ؟

امام احمد رحمہ اللہ كا جواب تھا:

" اس پر ماں سے زيادہ خاوند كى اطاعت زيادہ واجب ہے، ليكن اگر خاوند اجازت دے دو تو اور بات ہے " انتہى

ديكھيں: شرح منتھى الارادات (3 / 47).

اور حنابلہ كى كتاب " الانصاف " ميں درج ہے:

" خاوند سے عليحدہ ہونے كے مسئلہ ميں عورت پر اپنے والدين كى اطاعت كرنا لازم نہيں، اور اسى طرح خاوند كو چھوڑ كر وہ انہيں بغير اجازت ملنے بھى نہيں جا سكتى، بلكہ خاوند كى اطاعت كا زيادہ حق ہے.

مستقل فتوى كميٹى كے علماء سے درج ذيل سوال كيا گيا:

خاوند كى اجازت كے بغير بيوى كا والدين كو ملنے اور اجازت كے بغير وہاں رات بسر كرنے كا حكم كيا ہے ؟

اور خاوند كى اطاعت پر اپنے والد كى اطاعت كو ترجيح دينا كيسا ہے ؟

كميٹى كے علماء كرام كا جواب تھا:

" بيوى كے ليے خاوند كى اجازت كے بغير والدين يا كسى دوسرے كو ملنے جانا جائز نہيں، كيونكہ اس پر خاوند كا يہ حق ہے، ليكن اگر كوئى شرعى سبب اور جو اسے جانے پر مجبور كرتا ہو تو وہ بغير اجازت جا سكتى ہے " انتہى

ديكھيں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (19 / 165).

والدين كو ملنے كے ليے خاوند كى اجازت كى دليل صحيحين ميں واقعہ افك والى حديث ہے، جس ميں عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا نے نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے عرض كي:

" کیا آپ مجھے اپنے والدین کے پاس جانے کی اجازت دیتے ہیں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (4141) صحیح مسلم حدیث نمبر (2770).

اور عراقی رحمہ اللہ " طرح التثریب " میں لکھتے ہیں:

" عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا یہ کہنا کہ: " کیا آپ مجھے اپنے والدین کے پاس جانے کی اجازت دیتے ہیں " اس عبارت میں یہ بیان ہوا ہے کہ بیوی خاوند کی اجازت کے بغیر والدین کے پاس نہ جائے، لیکن انسانی حاجت میں اجازت کی ضرورت نہیں، جیسا کہ اس حدیث میں واد ہے " انتہی

دیکھیں: طرح التثریب (8 / 58).

لیکن اس کے باوجود خاوند کو چاہیے کہ وہ بیوی کو اس کے والدین اور دوسرے محرم رشتہ داروں سے ملنے کی اجازت دے، اور اسے انہیں ملنے سے مت روکے، صرف اگر ملنے میں یقینی نقصان اور ضرر ہوتا ہو تو پھر روکا جا سکتا ہے.

کیونکہ بیوی کو اس کے والدین اور محرم رشتہ داروں سے روکنے میں قطع تعلقی ہوتی ہے، اور ہو سکتا ہے اس کی باعث وہ اپنے خاوند کی مخالت کرنا شروع کر دے اور خاوند کی بات ہی نہ مانے.

اور اس لیے بھی کہ جب اسے اس کے والدین سے ملنے کی اجازت دی جائیگی اور وہ اپنے دوسرے محرم رشتہ داروں کو ملنے جا سکےگی تو اسے خوشی حاصل ہوگی، اور خیالات اچھے ہونگے، اور اس کی اولاد بھی خوش ہوگی، اور ان سب کا فائدہ خاوند اور خاندان کو ہی ہوگا.

واللہ اعلم .